بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۶ فتح ۱۳۴۵ ہش ۲۲ شعبان ۱۳۸۶ھ ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں اس سے سب نیکیاں جل جاتی ہیں

خوش قسمت وہ انسان ہے جو ریا سے بچے اور جو کام کرے خدا کے لئے کرے

"کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا کہ انسان دوسروں پر اپنی نیکیوں کا اظہار نہ کرے، چھوٹی سی بات نہیں اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسر آتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہلِ دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔

غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو۔ اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات رکھو کہ ریا حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ ... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ ...

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے۔ جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ لیکن جب ریا کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۸۹، ۳۹۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ:

کل اور پرسوں درد میں بہت تخفیف کی ہوئی ہے۔ پہلے تکلیف دائیں پسلی اور سارے پیٹ میں تھی۔ اب درد صرف پیٹ کے عضلات کی ایک جگہ پر محسوس ہوتی ہے۔ پرسوں اور کل شام کو حرارت بھی ہوگئی۔ اور ضعف اور کچھ بے چینی کی تکلیف بھی رہی۔ کل قارورہ کے معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ گردوں میں ہلکی انفیکشن (Pyelitis) ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

• موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ غربا کی طرف سے گرم پارچات کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ جماعت کے دردمند اور مخلص احباب غربا کے لئے نئے یا مستعمل پارچات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (پرائیویٹ سیکرٹری)

• انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت تعلیم کے ماتحت آئندہ امتحان ۹ اور ۱۱ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ العزیز ۲۳ دسمبر کو ربوہ میں اور ۲۵ دسمبر کو بیرونجات میں منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرمائیں۔

نصاب معیار اول۔ ترجمہ پارہ ہفتم نصف آخر

معیار دوم۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ جس قدر جانتے ہوں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

• جملہ مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہمارا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ابھی بعض مجالس نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ اس لئے فوری توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس پر کسی صاحب کو بقایا دار نہ رہنے دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

کل ربوہ تقریری مقابلہ

۸ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد گول بازار ربوہ میں بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے تحت ایک کل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ ربوہ کے خدام اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لیں۔ مقابلہ کے عناوین درج ذیل ہیں۔

(۱) اطاعت والدین (۲) قوموں کی ترقی کے اسباب (۳) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں (۴) احمدیت کا مستقبل

(سیکرٹری بزم حسن بیان ...)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء

امت محمدیہ اور انبیاء علیہم السلام

(۴)

ہم نے اپنے اداریہ ۱۹؍۱۱؍۶۶ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۱۴-۱۱۵ سے ایک طویل اقتباس نقل کیا تھا۔ جس میں آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ مستقل نبی اور امتی نبی کے فرق کو بیان فرمایا ہے۔ حوالہ مذکورہ بالا آج ہم پھر ذیل میں نقل کرتے ہیں اس حوالہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے امتی نبی کی وضاحت میں زمرہ اولیاء اور زمرہ انبیاء کا تقابل پیش نہیں کیا بلکہ مستقل نبی اور امتی نبی کا تقابل پیش کیا ہے۔ اس لئے جو دوست زمرہ اولیاء اور زمرہ انبیاء کو متقابل متضاد زمروں کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ یا تو خود الجھاؤ میں پڑے ہوئے ہیں اور یا دیدہ دانستہ سوفسطائی منطق سے دوسروں کو الجھاؤ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

ایک موٹی بات یہ خیال رکھنے کی بھی ہے کہ جہاں آپ نے نبوت سے انکار کیا ہے وہ اس لئے نہیں کیا کہ آپ زمرہ انبیاء میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ نے مستقل نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ جب صرف نبی کہا جاتا ہے۔ تو اس سے مراد مستقل نبی کی ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے چونکہ سیدنا حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے وہی درجہ ملا ہے جو ان انبیاء کو ملتا تھا جو آپ سے پہلے براہ راست اس درجہ کو پاتے رہے ہیں۔ اس لئے میں امتی نبی کہلاتا ہوں تاکہ دونوں میں امتیاز ہو سکے۔ ورنہ درجہ میں فرق نہیں۔ متذکرہ حوالہ چونکہ اس حقیقت کو نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ ہم اس کا کچھ حصہ ذیل میں پھر ایک دفعہ درج کر دیتے ہیں:-

"میں قرآن شریف سے استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے صفتی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور فضائل حسنہ کے جامع تھے۔ اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ اور ما فرطنا فی الکتاب۔ ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتداء کر۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ نماز قائم کرو یا زکوٰۃ دو وغیرہ اور بعض امر بطور خلق ہوتے ہیں۔ جیسے یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم۔ یہ امر جو ہے کہ تو سب کی اقتداء کر۔ یہ بھی خلقی امر ہے۔ یعنی تیری فطرت کو حکم دیا۔ کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے۔ اس میں یکجائی طور پر موجود ہوں۔ اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہو گئیں۔

چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور یہ فرمایا کہ ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت کی ساری خوبیاں اور کمالات تجھ پر ختم ہو گئے۔ اور آئندہ کے لئے کمالات نبوت کا باب بند ہو گیا۔ اور کوئی نبی مستقل طور پر نہ آئے گا۔

نبی عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں مشترک لفظ ہے۔ جس کے معنے ہیں خدا سے خبر پانے والا اور پیشگوئی کرنے والا جو لوگ براہ راست خدا سے خبریں پاتے ہیں وہ نبی کہلاتے تھے۔ اور یہ گویا اصطلاح ہو گئی تھی مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بند کر دیا ہے اور مہر لگا دی ہے کہ کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ کی امت میں داخل نہ ہو۔ اور آپ کے فیض سے مستفیض نہ ہو؟ وہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف نہیں پا سکتا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں داخل نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ بدوں اس امت میں داخل ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے کے بغیر کوئی شرف مکالمہ الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو۔

یہی ایک آیت زبردست دلیل ہے اس امر پر جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ نہیں آئیں گے بلکہ آنے والا اس امت میں سے ہو گا کیونکہ وہ نبی ہوں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کا فیضان حاصل کر سکتا ہی نہیں جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استفادہ نہ کرے جو صاف لفظوں میں یہ ہے کہ آپ کی امت میں داخل نہ ہو۔ اب خاتم النبیین والی آیت تو صریح روکتی ہے۔ پھر وہ کس طرح آ سکتے ہیں۔ یا ان کو نبوت سے معزول کرو۔ اور ان کی یہ ہتک اور بے عزتی روا رکھو۔ اور یا یہ کہ پھر ماننا پڑے گا کہ آنے والا اسی امت میں سے ہو گا۔"

نبی کی اصطلاح مستقل نبی پر بولی جاتی تھی۔ مگر اب خاتم النبیین کے بعد یہ مستقل نبوت رہی ہی نہیں۔ اسی لئے کہا ہے ؎

خارقے از ولی مسموع است
معجزہ آں نبی متبوع است

پس اس بات کو خوب غور سے یاد رکھو کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبوت کا شرف پہلے

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

بنامِ حق و بنامِ محمدِ عربی

پکارتا ہے غلامِ محمدِ عربی
سنو سنو یہ پیامِ محمدِ عربی

زبانِ حق ہے زبانِ محمدِ عربی
کلامِ حق ہے کلامِ محمدِ عربی

وہ ابنِ مریمِ آخر زماں مسیحِ زماں
ہے جس کے نام سلامِ محمدِ عربی

ہیں جس کے سائے سے سیارے اور ماہِ منیر
ہے آفتابِ تمامِ محمدِ عربی

ہوا اس کے اسوۂ حسنہ کا بار بار ظہور
یہی ہے شانِ دوامِ محمدِ عربی

پہنچ گئی تری تبلیغ ہر کنارے تک
بنامِ حق و بنامِ محمدِ عربی

نشہ چڑھا ہے صحابہ کرامؓ سا تنویر
پیا ہے ہم نے بھی جامِ محمدِ عربی

تنویر

مدارس الحدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی وصیت

جماعتی اتحاد کے قائم رکھنے کا راستہ

(فرمودہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

عن ابی نجیح العرباض بن ساریۃ رضی اللہ عنہ قال وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موعظۃً بلیغۃً وجلت منھا القلوب وذرفت منھا العیون فقلنا یا رسول اللہ کأنّھا موعظۃ مودّعٍ فاوصنا قال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ و ان تأمّر علیکم عبدٌ حبشیٌّ وانّہ من یعش منکم فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضّوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فانّ کلّ بدعۃٍ ضلالۃٌ۔

(ابو داؤد۔ الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی مؤثر تقریر فرمائی جس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا کہ یہ تو گویا الوداع کرنے والے کا وعظ ہے۔ حضور ہمیں وصیت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہمیشہ فرمانبرداری اور اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر مقرر ہو جائے۔ یاد رکھو کہ تم میں سے جو لمبی عمر پائے گا وہ مسلمانوں کے بہت سے باہمی اختلافات کو دیکھے گا۔ اس وقت خاص طور پر تم پر فرض ہو گا کہ میری سنّت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنّت کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ دین اور شریعت کے بارے میں نئی نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے بکلی مجتنب رہو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو آنے والے اختلافات سے ڈرایا ہے اور ان فتنوں سے بچنے کا راستہ بتایا ہے جو بُعدِ زمانہ کے باعث آئندہ پیدا ہونے والے تھے۔ ایسے فتنوں سے بچنے کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گُر بیان فرمائے ہیں۔ اوّل تقویٰ اللہ کا اختیار کرنا۔ دوم نظامِ اسلامی سے تعاون اور اسکی اطاعت کرنا۔ تقویٰ کے بغیر انسان ہر وقت شیطان کا شکار ہو سکتا ہے اس لئے تقویٰ وہ بنیاد ہے جس پر روحانیت کی ساری عمارت قائم ہوتی ہے۔ تقویٰ کی پہلی منزل بطور اساس ہے اور روحانیت کا معراج تقویٰ ہی کا اعلیٰ درجہ ہے۔ پس تقویٰ ہی ایمان کا نتیجہ ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ ہر قسم کے فتنہ اور جماعتی اختلافات سے محفوظ رکھے جاتے ہیں اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور وصیت فرمایا کہ تم لوگ تقوی اللہ کو حرزِ جان بناؤ۔

نبی کے بعد کے فتنوں سے بچنے کا دوسرا گُر یہ ہے کہ انسان خلافت اور مقررہ اسلامی نظام سے پورا پورا تعاون کرسکے اور احکام و اوامر کی اطاعت کو اپنا شعار بنا لے۔ حضور نے اطاعت کی تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے وان تأمّر علیکم عبد حبشی۔ کہ اگر تم پر امیر ایسا شخص مقرر ہو جائے جو غلام تھا اور حبشی ہے۔ تم اس کی زنگت اور اس کی غلامی کی وجہ سے کتنا ہی اسے حقیر سمجھتے رہے ہو مگر اب جب وہ اسلامی نظام میں تمہارا امیر مقرر ہو گیا ہے تو تم پر فرض ہے کہ اس کی بات پر کان دھرو اور اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو تمہارا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو گا۔

اس حدیث میں تقوی اللہ کی وصیت کے ساتھ ساتھ والسمع والطاعۃ کے ذکر سے یہ اظہار بھی مقصود ہے کہ تقویٰ کی علامت یہی ہے کہ وہ شخص اسلامی نظام کا فرمانبردار ہو۔ تقویٰ کا دعوےٰ کرکے جان بوجھ کر خلیفۂ وقت اور اسلامی نظام سے سرکشی کرنا ایمان داری کا شیوہ نہیں ہے۔ تقویٰ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کے اندر نظام کی اطاعت کی رُوح موجزن ہو جاتی ہے اور وہ قطع نظر اس کے کہ امیر یا حکمران کون ہے اطاعت کو اختیار کرتا ہے وہ نظام کا پابند ہوتا ہے اس کی نگاہ شخصیات پر نہیں ہوتی۔ شخصیت کوئی بھی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے منشاء سے اسے مقامِ خلافت حاصل ہو گیا ہے یا اسلامی نظام میں اسے کسی عہدہ پر مقرر کر دیا گیا تو متقی کا فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرے اور دلی شوق اور رغبت سے اس سے تعاون کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وعظ میں یہ بھی تلقین فرمائی ہے کہ میرے بعد اختلافات پیدا ہوں گے ان اختلافات میں نجات کی راہ یہ ہے کہ میری اور میرے خلفاء کی سنّت کو اختیار کیا جائے۔ دوسرے لوگوں کی آراء اور تجاویز کی اتباع کرکے جماعت کو ٹکڑوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ خلفاء کی موجودگی میں رشد و ہدایت انکے طریق کو اختیار کرنے میں ہے۔ جماعتی اتحاد اور شیرازہ بندی قائم کرنے کے لئے یہی راہ ہے کہ کوئی نئی راہ ایجاد نہ کی جائے بلکہ رشد و ہدایت کے اسی طریق کو اختیار کیا جائے جو دَورِ نبوّت اور دَورِ خلافت میں جاری کیا جائے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض دفعہ خلفاء کی موجودگی میں لوگ افراد کی آراء کی پیروی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ صورت اختلافات کا موجب بن جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق سے منع فرمایا۔ اور حکم دیا کہ ایسے موقعہ پر خلیفۂ وقت کی رہنمائی کو قبول کرنے میں ہی سعادت ہے۔

جماعتی اتحاد کی قدر و قیمت کی اہمیت اس حدیث میں نہایت واضح طور پر بیان ہوئی ہے۔ اس کے قیام کے ذرائع کا بھی ذکر ہوا ہے اور ان راستوں کی بھی نشان دہی کر دی گئی ہے جو جماعتی شیرازہ بندی میں رخنہ پیدا کر دیتے ہیں۔

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت

[redacted]

قیادت تربیت

نماز کی پابندی اور فضیلت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہئیے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)

(نائب قائد تربیت)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ رضی اللہ عنہ کی یادیں

(محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا)

پچھلے دنوں ہمارے کئی دوست ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ ابھی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کا صدمہ تازہ ہی تھا کہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال (منٹگمری) کی وفات کی خبر آ گئی۔ ان کے بعد محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ اور محترم نیک محمد خان صاحب فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان سارے بزرگوں کا ہی تذکرہ کرنے کو دل چاہتا ہے۔ لیکن اس وقت میں حضرت چوہدری محمد شریف صاحب کا ذکر کرتا ہوں جن کے ساتھ مجھے مختلف اوقات پر بہت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب کو صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی جب آپ نے اپنے چچا حضرت چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش رضی اللہ عنہ کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

محترم چوہدری صاحب کے ساتھ اس عاجز کے بہت دیرینہ تعلقات تھے۔ آپ ہمیشہ نہایت محبت کے ساتھ ملتے اور اس ملنے کا اثر دیر تک رہتا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کئی کام ہم دونوں کے سپرد فرمائے۔ غالباً ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ ہم دونوں کو قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کے ساتھ ایک اہم معاملہ میں گفتگو کرنے کے لئے شملہ بھیجا۔ کئی ایک کمشنوں اور دیگر سب کمیٹیوں میں اکٹھا کام کرنے کا موقعہ ملا۔ قادیان میں ایک بہت اہم معاملہ کی تحقیق کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہم دونوں کو مقرر فرمایا۔ علاقائی امارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں بھی اس عاجز کا محترم چوہدری صاحب کے ساتھ ایک لمبا عرصہ واسطہ پڑتا رہا غرضیکہ جوانی کے ایام سے ہی اس عاجز کو محترم چوہدری صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔

محترم چوہدری صاحب ایک نہایت خدا ترس۔ صالح اور نیک نفس بزرگ تھے۔ نمازوں میں آپ کو خاص شغف تھا۔ تہجد کے پورے پابند تھے۔ سفر میں بھی ناغہ نہ کرتے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ذکرِ الٰہی میں آپ کو خاص لذت حاصل ہے۔

آپ خدا کے فضل سے ایک باحیثیت خاندان سے تھے اور آپ کے والد حضرت نواب محمد دین صاحبؓ ایک معزز عہدیدار تھے اس لئے آپ کو شروع سے بہت سی آسائشیں حاصل تھیں لیکن آپ کی طبیعت درویشانہ تھی اور آپ کی کسی بات یا کسی کام میں کبھی خود نمائی یا فخر کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ بلکہ سرتاپا عجز و انکسار تھے۔ آپ میں یہ خصوصیت اس درجہ تھی کہ بہت کم انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور یہی درحقیقت خداشناسی کی بڑی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کی شناخت ہی انسان میں خود نمائی اور کبر کو کھینچتی ہے۔ اور اس میں حقیقی عجز اور تذلل پیدا کرتی ہے تبھی انسان کو اپنا سب کچھ اس کے مقابلہ میں حقیر اور ذلیل نظر آتا ہے۔ اور وہ ہردم اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں پر نادم ہوتا ہے۔ اور استغفار کو اپنا پیشہ بناتا ہے خود کبر و مباہات اس کے گوشہ گوشے سے نکل جاتا ہے اور عظمتِ الٰہی کے سامنے ہر وقت دبا رہتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب کی کچھ ایسی ہی کیفیت نظر آتی تھی۔

آپ سلسلہ کے سچے خادموں میں سے تھے۔ نظام کی پوری پابندی کرتے تھے مختلف پہلوؤں سے خدمات بجا لاتے تھے۔ بیالیس سال کے قریب ضلع ساہیوال (منٹگمری) کی جماعتوں کے امیر رہے اور ان کی ہر طور سے خدمت اور نگرانی کرتے رہے۔ مرکز سے بھی آپ کے سپرد کام ہوتے اور آپ انہیں ہمیشہ محنت اور خوش دلی سے سرانجام دیتے۔ اس عاجز کے ساتھ ہمیشہ تعاون فرماتے۔ علاقائی نظام کے تحت جو کام بھی لکھتا نہایت مستعدی سے کرتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو خاص محبت تھی۔ تیس پینتیس سال کی بات ہے ایک مرتبہ اخبارات میں حضورؓ کی وفات کی جھوٹی خبر شائع کر دی گئی۔ مجھے تو اسکے جھوٹا ہونے کا اسی وقت علم ہو گیا لیکن بعض دور کے دوستوں کے لئے وہ بے حد گھبراہٹ اور مصیبت کا موجب بنا۔ محترم چوہدری صاحب نے وہ خبر پڑھی تو ایسے غمزدہ ہوئے کہ منٹگمری میں کسی سے بات کئے بغیر گاڑی پر سوار ہو کر اگلے دن صبح قادیان پہنچ گئے۔ راستے میں کئی ایک احمدی ملے۔ ان سے بھی کوئی بات نہ کی۔ قادیان گاڑی سے اتر کر سیدھے میرے پاس تشریف لائے۔ میں ان دنوں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے انتظام کے تحت محترم سید محمد اشرف صاحبؓ کے چوبارے میں ٹھہرتا تھا۔ اس مکان کے نچلے حصے میں مہمان خانہ کا سامان ہوتا تھا۔ محترم چوہدری صاحب مجھے ملے اور معانقہ کیا تو رو پڑے۔ میں نے خیال کیا کہ محبت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے کہا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی ملاقات کے لئے جانا ہے۔ اس پر آپ سخت حیرت زدہ ہوئے اور پوچھنے لگے کیا حضور زندہ ہیں۔ آپ کی حالت اس وقت دیکھنے والی تھی۔ تب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹے طور پر اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ پھر آپ نے اپنے غم واندوہ کی کیفیت بتائی جو آپ پر اس عرصہ میں گزری۔

آپ اگرچہ وکالت کا کام کرتے تھے لیکن آپ کی زیادہ توجہ دینی کاموں کی طرف رہتی تھی۔ حکام میں آپ کا اثر و رسوخ تھا اسے آپ خدمتِ دین کے لئے ہی استعمال کرتے۔ آپ کا نمونہ لوگوں پر بہت اثر انداز تھا۔ عام لوگوں سے بھی بہت حسنِ سلوک فرماتے۔ غرباء کی ہمیشہ مدد کرتے۔ کسی کے ساتھ سختی سے پیش نہ آتے۔ میں نے آپ کو کبھی غصہ میں نہ دیکھا۔ طبیعت بہت حلیم اور بردبار تھی۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت خوبیاں رکھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے بچوں کو آپ کے نقشِ قدم پر چل کر خدمتِ دین کی اعلیٰ درجہ کی توفیق دے تا وہ چوہدری صاحب مرحوم کے صحیح جانشین بنیں اور ان کے نام کو زندہ رکھیں۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے مرتا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے کے حضور واپس جاتا ہے لیکن وہ شخص جو اپنے پیچھے صالح اور باعمل اور حقیقی معنوں میں خدمتِ دین کرنے والے جانشین چھوڑے اس کا نام ہمیشہ کے لئے قائم رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کے بچوں کو ایسا ہی بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(بقیہ)

سے حاصل ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر آئیں اور نبوت کو کھو دیں۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مستقل نبی کو روکتی ہے البتہ یہ امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والا ہے کہ ایک شخص آپ ہی کی امت سے آپ ہی کے فیض سے وہ درجہ حاصل کرتا ہے جو ایک مستقل نبی کو حاصل ہو سکتا تھا لیکن اگر وہ خود ہی آئیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ پھر اس خاتم الانبیاء والی آیت کی تکذیب لازم آتی ہے اور خاتم الانبیاء حضرت مسیح ٹھہریں گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا بالکل غیر مستقل ٹھہر جاوے گا۔ کیونکہ آپ پہلے بھی آئے اور ایک عرصہ کے بعد آپ رخصت ہو گئے اور حضرت مسیح آپ سے پہلے بھی رہے اور آخر پر بھی وہی رہے۔ غرض اس عقیدہ کے ماننے سے کہ خود ہی حضرت مسیح آنے والے ہیں بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ اور ختمِ نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے جو کفر ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۱۳ تا صفحہ ۱۱۵)

ہر احمدی بچے سے خلیفۂ وقت کا مطالبہ ——— وقفِ جدید کے لئے ایک اٹھنی ماہوار۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ اور اردو زبان

(مکرم ملک محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

حضرت خلیفہ ثانی رضؓ اور اُردو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اردو سیکھنے سکھانے کی اہمیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اردو نے اس زمانہ میں آ کر جو عزت و عظمت حاصل کی ہے۔ اس کا علم آپ کو اس وقت ہو گیا تھا جب اردو ابھی بہت کمزوری کی حالت میں تھی۔ آپ قرآن مجید کی آیت وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم

(سورۃ ابراہیم آیت ۵)

کی تفسیر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی۔ اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی"

(تفسیر کبیر جلد ۳۔ صفحہ ۴۴۴)

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۹ء میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

"میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اسی زبان ہی میں گفتگو کیا کریں۔ ... پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہو چکی ہے اپنائیں یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں چاہیئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے۔ کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے ... میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہیئے اور اسے رواج دینا چاہیئے۔ ... پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لب و لہجہ اردو والوں کا سا ہو جائے۔"

الفضل جولائی سنہ ۱۹۴۹ء

جہاں حضور رضؓ اردو کی اہمیت جماعت پر واضح کرتے رہتے تھے اور اسے اپنانے کی تحریک کرتے رہتے تھے وہاں عملاً بنفس نفیس خود بھی اردو کی ترقی کے لئے سکیمیں اور ملکی رسائل میں ان سکیموں کی اشاعت کرتے تھے اور اپنے مضامین سے اردو رسائل اور ان کے شائقین کی عزت افزائی کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ادبی دنیا، نظام المشائخ دہلی، سیاست اور انقلاب میں آپ کے متعدد مضامین شائع ہوئے۔ تشحیذ الاذہان اور الفضل میں تو آپ لکھتے ہی رہتے تھے۔

آپ کا ایک مضمون "ادبی دنیا" مئی سنہ ۱۹۳۰ء کے شمارہ میں "ابن الفارس" کے قلمی نام سے شائع ہوا آپ کے اس مضمون پر ادبی دنیا کے ایڈیٹر جناب تاجور نجیب آبادی نے دو شاندار نوٹ اسی شمارے میں لکھے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۱۔

حضور رضؓ نے "ادبی دنیا" کے لئے سنہ ۱۹۳۱ء میں ایک اور مضمون تحریر فرمایا۔ عنوان تھا "اردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں" یہ مضمون معہ آپ کے فوٹو کے شائع ہوا آپ نے اپنے اس مضمون میں اردو کی ترقی کے لئے ایک نہایت مفید سکیم پیش کی جسے بہت پسند کیا گیا۔

اس مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ کے ایڈیٹر نے آپ کی اردو نوازی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور لکھا۔

"حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی توجہات بیکراں کا یہ سپاس گزار ہوں کہ وہ ادبی دنیا کی مشکلات میں ہماری عملی امداد فرماتے ہیں۔ میں نے ان کی جناب میں امداد کی نہ کوئی درخواست کی تھی نہ مجھے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے اور نہ "ادبی دنیا" کوئی مذہبی پرچہ ہے۔ مگر حضرت میرزا صاحب اپنی عزیز مصروفیتوں میں سے علم و ادب اور علم و ادب کے خدمت گزاروں پر توجہ فرمائی کے لئے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔ ملکی زبان و ادب سے جناب موصوف کا یہ اعتناء ان علماء کے لئے قابل توجہ ہے جو اردو ادب کی خدمت کو تضییع اوقات سمجھتے ہیں"

ادبی دنیا مارچ سنہ ۱۹۳۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۹۷۔ اپنے اگلے شمارہ میں یہ رسالہ نے لکھا۔ "پچھلے نمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کی توجہ بیکراں کا حال آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ امام جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے خلف الرشید اور ان کے خلیفہ ہیں مرزا صاحب مرحوم کی تصانیف اردو ادب کا ایک ذخیرہ بیکراں ہیں الولد سر لابیہ کے مطابق ان کے نامور فرزند کے دل میں بھی اردو زبان کے لئے ایک لگن اور اردو کے خدمت گزاروں سے ایک لگاؤ موجود ہے۔"

ادبی دنیا اپریل ۱۹۳۱ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم

اردو کے مشہور مزاح نگار شوکت تھانوی جب پہلی بار حضور رضؓ سے ملے تو آپ رضؓ کے ادبی ذوق سے بہت متاثر ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"ادبی معاملات میں جو گفتگو آپ نے فرمائی وہ خالص ادبی رنگ لئے ہوئے تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ منجھا ہوا ادیب یہ باتیں کر رہا ہے"

(ماہ رنگ ’صفحہ ۔۱۴‘)

حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ الودود اور اردو

ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی اردو زبان سے خاص لگاؤ ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے آپ نے جو خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو آپ کو دل و جان سے پیاری ہے۔

آپ نے فرمایا:۔

"..... اردو زبان عربی کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے اس کا سے سارہ دنیا میں جہاں جہاں احمدیہ مشن یا احمدی مسلمان موجود ہیں وہاں اردو سیکھی اور سکھلائی جاتی ہے۔ ... اردو ہماری مذہبی زبان ہے یہ ہماری قومی زبان ہے یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے ....."

پھر فرمایا:۔

"اُردو ایک زندہ قوم کی زندہ زبان ہے ... اردو زبان کا یہ بھی حق ہے کہ شعر و ادب کے اوریتی اور محدود دائرے سے باہر نکلے اور زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جائے ساری دنیا کے دلوں پر اس کی حکومت ہو قومیں اسے سیکھیں، بولیں اور اس پر فخر کریں اور بین الاقوامی زبانوں کی محفل میں اردو بھی عزت کے بلند مقام پر سرفراز ہو ....."

(ذکر اردو ص ب)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی عبد الحکیم ناصر کا میو ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے نیز میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

عبد الغفور
گلی فتح الدین۔ بختے والا گوجرانوالہ

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔ (ادارہ)

اوکاڑہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقاریر

مورخہ ۱۱/۲۲ بروز جمعہ تقریباً ۱۲ بجے دوپہر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بذریعہ کار اوکاڑہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ بھی تھے۔ آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں اور تلقین کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت کو جو نعمت اور انعام ملا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ حکمت عملی اور حسن تدبیر سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں کوشاں رہیں نماز جمعہ میں مقامی افراد کے علاوہ دوسری جماعتوں خاص طور پر چک $\frac{55}{2\text{-}L}$ $\frac{52}{2\text{-}L}$ $\frac{23\text{-}22}{15}$ $\frac{40}{4\text{-}R}$۔ گوگیرہ میرک حویلی اور ہیڈ سلیمانکی کے دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

جمعہ کی رات کو صاحبزادہ صاحب نے روہڑی کلب میں اسلامی خلق خدمت خلق کے موضوع پر نہایت موثر اور مدلل تقریر فرمائی۔ یہ تقریر ۵۰ منٹ جاری رہی۔ سامعین نے بڑی توجہ اور انہماک سے تقریر سنی۔ اختتام پر ایک مقامی ایڈووکیٹ نے صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اسلام کی تعلیم کو جس خوبی سے آپ نے پیش کیا ہے۔ اس سے سامعین کے دلوں پر خاص اثر ہوا ہے اور اگر ایسی تقاریر ہوتی رہیں تو اسلام کی بے مثل تعلیم کے مختلف پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہو سکتے ہیں اس اجلاس میں شہر کے معزز افراد موجود تھے الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اسی رات ایک تربیتی جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ اور مولوی شفیع احمد صاحب مربی منٹگمری نے تقاریر فرمائیں۔ مولوی نصیر احمد صاحب نے سامعین کو عبادت ذکر الٰہی کے فوائد سے آگاہ کیا۔ بعدۂ مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی اوکاڑہ نے ہر دو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوستوں کو تلقین کی وہ اپنے آپ کو صحیح رنگ میں احمدیت کا خادم بنائیں اپنے اندر خدمت دین کا جذبہ پیدا کریں۔ بالآخر امیر صاحب مقامی نے بعد دعا جلسہ برخاست ہونے کا اعلان فرمایا۔

دوسرے دن صاحبزادہ صاحب ۱ بجے تک مقامی احمدی اور غیر احمدی دوست احباب کی ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی جماعت کی بیداری کا باعث ہوا۔

(قریشی عبداللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

شکریہ احباب

والدم محترم الحاج حضرت نیک محمد خان صاحب غزنوی رضی اللہ عنہ کے وصال پر اہل ربوہ اور بیرونجات کے کثیر احباب بالخصوص افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے گھر پر تشریف لاکر اظہار تعزیت فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت سندھ سے بذریعہ ٹیلیفون والد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو قطعہ صحابہ میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے علاج معالجہ میں خاص شفقت و محبت سے ذاتی توجہ مرکوز رکھی۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی غریب خانہ پر تشریف لاکر اظہارِ تعزیت فرمائی

بہت سے احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور تاریں بھی موصول ہوئی ہیں۔ سردست سب کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اخبار کے ذریعہ میں تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والد ماجد رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بیش از بیش خدمت دین کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(خاکسار عبداللطیف خان غزنوی ابن نیک محمد خان۔ ربوہ)

مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے تربیتی جلسے

جماعت ہائے احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کا سالانہ اجتماع

جماعتہائے احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر کا سہ روزہ سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵ تا ۲۷ نومبر ۱۹۶۶ء منعقد ہوا سینکڑوں غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شامل ہوکر استفادہ کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ اجتماع میں جہلم۔ میرپور۔ راولپنڈی اور آزاد کشمیر کے اطراف و اکناف سے کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ جمعیت اہلحدیث کوٹلی نے بھی انتظامی امور میں تعاون کیا۔ ربوہ سے بھی علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔

پہلا اجلاس ۲۵ نومبر بعد نماز ظہر زیر صدارت سردار دوست محمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسداللہ صاحب قریشی کاشمیری مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر نے تین گھنٹے تک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے دیگر امور کے علاوہ یہ بتایا کہ کشمیر کی آزادی کے لئے عوام اور تمام اسلامی فرقوں کا اتحاد نہایت ضروری ہے۔ موجودہ ہنگامی حالات میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانا قومی مفاد اور تحریک آزادی کشمیر کے منافی ہے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء ساڑھے سات بجے شام زیر صدارت کیپٹن جمال الدین صاحب ناظم جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسداللہ صاحب قریشی نے ساڑھے دس بجے رات تک مدلل تقریر کی۔ جس میں انہوں نے مختلف سوالات کے جوابات دئے۔

تیسرا اجلاس ۲۶ نومبر کو ۹ بجے زیر صدارت مولوی امام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹلی شروع ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریریں کیں اور بتایا کہ زندہ نبی صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صوفی علی محمد صاحب نے نظمیں پڑھیں

چوتھا اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی غلام محمد صاحب سیکرٹری مال چھناڑی شروع ہوا۔ جس میں محترم مرزا رفیع احمد صاحب نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریر کی۔

پانچواں اجلاس ساڑھے چھ بجے بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی شروع ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد شاہد نے تین گھنٹے تک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے کئی سوالات کے جوابات بھی دئے۔ غیر از جماعت احباب کو کھل کر سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ جس پر بیسیوں سوالات موصول ہوئے۔ جن کے جوابات دئے گئے

تیسرے روز بھی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت منشی فیروزالدین صاحب صدر مقامی نے کی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسداللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مدلل تقاریر کیں اور ۲۷ نومبر اجتماع ایک بجے بعد دوپہر دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا اجلاس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم منظور احمد صاحب وکیل کوٹلی آزاد کشمیر نے انجام دیئے قیام و طعام کا اعلیٰ انتظام مقامی جلسہ کمیٹی کی طرف سے تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی تقاریر کا نہایت اچھا اثر ہوا۔

(جمال الدین ناظم جلسہ جماعتہائے احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

جماعت احمدیہ بھکر کے تربیتی جلسے

مورخہ ۱۱/۲۵ بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم ماسٹر نور محمد صاحب خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر شروع ہوا۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرمائی اور مکرم منظور منیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اسکے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ ضلع میانوالی نے تقریر فرمائی۔ سلطان محمد صاحب طاہر نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریباً سوا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا

مورخہ ۱۱/۲۶ کو ۲ بجے بعد دوپہر مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف چک ۱۰۶ ٹی ڈی اے تشریف لے گئے اور ان کے ہمراہ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی میانوالی اور بھکر کی جماعت کے بعض احباب بھی تھے۔ چک میں پہنچتے ہی بعض غیر از جماعت دوست تشریف لے آئے۔ مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف ان کے بعض سوالوں کا جواب دیتے رہے۔

نماز عشاء کے بعد ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت احباب کثرت سے

شامل ہوئے۔ سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن شریف سے جلسہ کا آغاز کیا۔ جس کے بعد آپ نے تقریر بھی فرمائی۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ یہ کامیاب اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

واضح رہے کہ چک ۱۰۶ میں مکرم ملک غلام حسن صاحب ایک مخلص احمدی دوست رہائش پذیر ہیں وہ وہاں چک میں اکیلے احمدی ہیں۔ یہ ان ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل ہوئے احباب جماعت سے ان کے لئے خاص طور دعا کی درخواست ہے (فضل حق خان سیکرٹری)

آنتوں کی سوزش

تجربات ، علامات اور علاج

آنتوں کی سوزش کا ذکر آپ نے اکثر سنا ہوگا۔ شدید سوزش عام طور سے پیچش کے جراثیم اور تپ دق کے سبب پیدا ہوتی ہے۔

بڑی آنتیں

بڑی آنتیں چھوٹی آنتوں کے آخری حصے سے شروع ہوتی ہیں جو پیٹ میں دائیں کولہے کے خلاء سے سیدھی پسلیوں تک آتی ہیں پھر دائیں پسلیوں سے بائیں پسلیوں تک اور پھر نیچے اترتی ہوئی بائیں کولہے کے خلا میں داخل ہوتی ہیں ——— غذا معدے اور آنتوں سے گزرتی ہوئی بڑی آنت کے موہنہ تک ساڑھے تین گھنٹے میں پہنچ جاتی ہے۔ یہاں سے اس کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ بڑی آنت میں تقریباً نو دس گھنٹے رہنے کے بعد غذا کے فاضل حصے خارج ہوتے ہیں۔ اگر زخم یا سوزش کی کیفیت ہو تو آنتوں کی حرکات تیز ہو جاتی ہیں۔ اور پیچش کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

سوزش کے اسباب

ابھی قطعی طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ بڑی آنت کے زخموں یا سوزش کے اسباب کیا ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں تجربے اور تجزیئے کا سلسلہ قائم ہے اور متعدد نظریات پیش کئے گئے ہیں بہت سے جراثیم اور زہریلے مادوں کا حوالہ بھی دیا گیا۔ جن کی وجہ سے یہ بیماری شروع ہوتی ہے مگر ماہرین متفق نہیں ہو سکے۔ یہی سبب ہے کہ علاج کے مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔

نفسیاتی اثرات

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس مرض میں نفسیاتی اثرات کا بڑا دخل ہے وہ اس حقیقت کا حوالہ دیتے ہیں کہ جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ نفسیاتی بیمار بھی ہوتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ "جذباتی طوفانوں" سے اس بیماری کے شدید دورے شروع ہوتے ہیں مگر جو ماہرین اس رائے سے متفق نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس بیماری کے باعث مریض اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ جذباتی یا نفسیاتی طور پر صحت مند نہیں رہ سکتا۔ اس لئے نفسیاتی بیماری اس مرض کا نتیجہ ہے سبب نہیں ہے۔

بیماری

یہ بیماری آہستہ آہستہ بڑھتی ہے شروع میں پیچش کی شکایت ہوتی ہے جو بعد میں کم ہو جاتی ہے بعض اوقات بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے شفا ہو گئی ہے مگر یہ خیال درست نہیں نکلتا۔ شکایت دوبارہ لاحق ہوتی ہے یہ مرض عام طور سے بیس اور چالیس سال کی عمر کے درمیان شروع ہوتا ہے اور اس معاملے میں جنس کی تخصیص نہیں ہے مرد اور عورتیں دونوں پر اس کا حملہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے کیمیاوی تجربے میں جب جراثیم کا سراغ نہیں ملتا تو معالج اسے عام طور سے "مسئول انگیز" کی لاپرواہی قرار دیتا ہے مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔

علامات

مرض کا اندازہ مریض کا معائنہ کرکے بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ بڑی آنت بائیں حصے میں عموماً سوجی ہوئی محسوس ہوتی ہے اسے دبانے سے درد ہوتا ہے پیچش کی صورت میں مروڑ اٹھتے ہیں اور درد رہتا ہے۔ مریض عموماً نہایت کمزور ہوتے ہیں۔ اور جب معالج تک پہنچتے ہیں تو ان کا جسم گھل چکا ہوتا ہے۔ غذا کی کمی کے اثرات جلد پر بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ سوکھی، کھردری اور سخت ہوتی ہے جب مرض شدت اختیار کرے تو بخار بھی رہنے لگتا ہے جسم کو پوری غذا نہیں ملتی اس لئے وزن بھی کم ہوتا جاتا ہے اور عورتیں بھی بعض اوقات منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ مرض کی شدت ہو تو پیچش کی شکایت بھی بڑھ جاتی ہے بخار بھی تیز ہونے لگتا ہے اور اختلاج کی کیفیت انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔

بیماری جب پرانی ہو جاتی ہے تو پھر مسلسل نہیں دوروں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے مگر سب سے زیادہ تشویش انگیز بات یہ ہے کہ بڑی آنتوں میں جب زخم مندمل ہوتے ہیں تو آنتوں میں تنگی اور سکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر ایک ایسا مرحلہ بھی آتا ہے کہ بڑی آنت (جسے طبی زبان میں قولون کہتے ہیں) سخت نالی کی شکل اختیار کر لیتی ہے اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ غذا کو روک سکتی ہے اور نہ اس میں مادے کو جذب کرنے کی صلاحیت باقی رہتی ہے۔ مرض جب اس مرحلے پر پہنچ جاتا ہے تو مریض کی صحت تو گر جاتی ہے مگر مرض کی شدید علامات موجود نہیں ہوتیں صرف پیچش کی شکایت رہ جاتی ہے اور مریض اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ عموماً علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

پیچیدگی

یہ پیچیدگی یعنی بڑی آنتوں (قولون) کا سکڑ جانا اور سخت پڑ جانا اتنی شدید ہے کہ اس کا علاج عموماً اپریشن کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیئے اسے ٹال دینا انتہائی نامعقول ہے کیونکہ ایک تو آنت کے اندر زخم سے خون کا ضیاع (یعنی جریان خون) ہو سکتا ہے اور دوسرے اندرونی جلد سوج کر سرطانی کیفیت پیدا کر سکتی ہے جہاں تک ہو سکے اس پیچیدگی سے بچنا چاہیئے اور اگر خدانخواستہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کا بھرپور علاج کرنا چاہیئے تاکہ وہ دوسری اور زیادہ خطرناک پیچیدگیوں کا باعث نہ بن سکے۔ اور مختلف امراض اس حد تک نہ بڑھ جائیں کہ علاج محال سے محال تر ہو جائے۔

آرام

موثر علاج کے لئے آرام کرنا فرض ہے مریض کو اس وقت تک بستر پر رہنا چاہیئے جب تک بخار سے نجات نہ مل جائے اور اجابت دو تین مرتبہ سے زیادہ نہ ہو علاج کے دوران معالج کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے۔ خاص طور سے غذا کے معاملے میں اس کی تجاویز کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ معالج غذا کو بھی دوا کے ایک حصے کے طور پر استعمال کرائے گا۔ مثلاً وہ ایسی غذا بتائے گا جس میں پروٹین زیادہ ہو۔ مناسب نمکیات اور وٹامن ہوں مگر غیر ضروری چیزیں کم ہوں۔ اگر مریض اس کے برعکس غذا استعمال کرے گا تو علاج میں مشکل بھی پیش آئے گی اور الجھنیں بھی پیدا ہوں گی۔ اسی طرح معالج یہ ہدایت بھی دے گا کہ پیٹ کو گرم رکھیں۔ اس ہدایت پر عمل کیا جائے تو مریض کو خاصہ سکون ملے گا۔

علاج

علاج کے لئے متعدد ادویہ موجود ہیں جن میں تازہ ترین کارٹی سون ہے مگر جسمانی علاج کے ساتھ نفسیاتی علاج بھی ضروری ہے کیونکہ کم سے کم یہ بات تو طے ہے کہ ناگوار نفسیاتی اثرات معدے کو متاثر کرتے ہیں اور نظام ہضم کو بگاڑ دیتے ہیں اگر پیچش شدید ہو تو نس کے ذریعے پروٹین نمک اور پانی پہنچانا ضروری ہے بعض اوقات مریض کے جسم میں خون پہنچانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ادویہ میں "پریڈنیسون" بیس سے ساٹھ ملی گرام تک مریض کی حالت کے مطابق دی جاتی ہے اور اس قسم کی دوسری دوائیں چونکہ تیز ہوتی ہیں اس لئے احتیاط لازم ہے معالج کو ان کے ضمنی اثرات پر کڑی نظر رکھنا چاہیئے۔ اور جسم پر سوجن کے اثر بھی دیکھتے رہنا چاہیئے۔

سلفا سیلی زین اور اینٹی بائیوٹک ادویہ بھی بعض اوقات موثر ہوتی ہیں۔ مگر ان کا استعمال زیادہ دیر تک جاری رہنا چاہیئے۔ اس لئے بعد میں خطرات کا امکان رہتا ہے مریض کمزور اور مضمحل ہوتا ہے اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ اس پر مایوسی کی کیفیت طاری رہتی ہے وہ زندگی سے بیزار رہتا ہے۔ اس لئے وہ خودکشی کے رجحان کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔ اس کی ہمت بڑھانا اور اسے یقین دلانا تیمارداروں کا فرض ہے "وہ اچھا ہو جائے گا۔ اور بالآخر اس کی صحت معمول پر آجائے گی"۔

اپریشن:۔ اگر پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہوں تو ان کے تدارک پر خاص توجہ دینی چاہیئے اس بیماری کے علاج کیلئے سرجن کی رائے معلوم کر لینا بھی بہتر ہے کیونکہ بعض اوقات جراحت نہایت مفید اور کامیاب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں تو اپریشن کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اخلاقی برائیوں کے انسداد کے لئے قرآن مجید کا ایک خاص حکم

اس حکم سے غفلت دراصل قومی اخلاق کو بگاڑنا اور بدی کو فروغ دینا ہے،

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ (النور آیت ۳۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں حکم دیا کہ بدی کو دور کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ بیواؤں کی شادی کردو۔ اسی طرح جو غلام بیویاں رکھنے کے قابل ہوں ان کی بھی شادیاں کردو تاکہ بے شادی غلام گھروں میں اگر خرابی نہ کریں اسی طرح اپنی لونڈیوں کی بھی شادی کردو اور اگر تمہارے غلاموں میں سے بعض غریب ہوں تو ان کا نکاح کرنے سے ڈرو نہیں۔ کیونکہ اگر وہ نیک بنیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس رزق بھی ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کے حالات کو بھی جانتا ہے۔

افسوس کہ ہمارے ملک میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پائی جاتی ہیں وہاں ایک یہ خرابی بھی پائی جاتی ہے کہ لوگ بیواؤں کی شادی کرنا بڑا بھاری گناہ سمجھتے ہیں اور اگر بعض لوگ گناہ نہیں سمجھتے تو کم از کم اسے اپنی غیرت اور حمیت کے منافی ضرور سمجھتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک عورت ایک جانور سے بھی بدتر ہے کہ جانور تو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاسکتا ہے مگر عورت ایک خاوند سے جدا ہو کر دوسرے کے پاس نہیں جاسکتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کہیں بیوہ کی شادی ہو تو تمام گھر ماتم کدہ بن جاتا ہے اور اس کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جاتا ہے اور ان کو بڑا مظلوم سمجھا جاتا ہے۔ وہ مرد کو تو اس بات کا حقدار سمجھتے ہیں کہ اپنی بیوی کے فوت ہونے پر دوسری شادی کرلے مگر عورت کو یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ وہ اپنے خاوند کے فوت ہونے پر دوسرا شوہر کرلے حالانکہ قرآن کریم صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (اعراف ۲۲۴) یعنی وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی کی قسم سے اس کا جوڑا بنایا گویا جیسے احساسات اور جذبات مردوں میں پائے جاتے ہیں ویسے ہی جذبات اور احساسات عورتوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اگر مرد اپنی بیوی کے فوت ہونے پر چاہتا ہے کہ وہ دوسری شادی کرلے تو بیوہ کی شادی میں روک بنتا ہے کہ وہ عورت کو اپنے جیسا انسان نہیں سمجھتے اور اس کے جذبات و احساسات کو کچلنا چاہتے ہیں پس بیوگان کی شادی بڑی بھاری اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ اور قرآن کریم نے اسکو ان احکام میں شامل کیا ہے جن سے اخلاقی برائیوں کا انسداد ہوتا ہے اس لئے اس سے غفلت درحقیقت قومی اخلاق کو بگاڑنا اور بدی کو فروغ دینا ہے۔"

(تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۵ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے اناج کی گرانی کی روک تھام کے لئے صوبہ بھر میں پانچ من یا اس سے زیادہ گندم اور آٹے کی خرید و فروخت اور حمل و نقل پر پابندی نافذ کردی ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص پانچ من یا اس سے زیادہ گندم اور آٹا لائسنس کے بغیر نہ تو خرید سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کرسکتا ہے اس مقصد کے لئے اجازت نامے ایک لائسنسنگ اتھارٹی جاری کیا کرے گی۔ گورنر کے حکم پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

گندم اور آٹے کی نقل و حرکت پر پابندی کے سلسلہ میں صوبہ بھر میں سڑکوں پر جانچ پڑتال کی چوکیاں قائم کی جارہی ہیں۔ عوام سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ پانچ من گندم آٹا یا دونوں کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کرلیں۔ اور چیکنگ پوسٹ پر اجازت نامے دکھائیں۔ حکومت مغربی پاکستان نے کل شام لاہور میں ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں مزید کہا گیا ہے کہ آٹا پیسنے کی رولر اور ماڈرن فلور ملوں کو آٹے کی فروخت کرنے کے سلسلہ میں ایجنٹ یا دلال مقرر کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

● لائل پور ۵ دسمبر۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک خدا بخش نے کہا ہے کہ حکومت صوبہ میں غذائی صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے اور عام آدمی کو مناسب نرخوں پر اناج فراہم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کررہی ہے وہ سرکٹ ہاؤس میں سوالات کے جوابات دے رہے تھے ملک خدا بخش نے کہا کہ غذائی صورت حال اس قدر خراب نہیں ہے جس قدر بعض لوگ اسے بڑھا چڑھا کر پیش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے انہوں نے بتایا کہ ایک جہاز ایک لاکھ ۹۰ [illegible] ٹن گندم لے کر جلد ہی پاکستان پہنچ جائے گا۔ جس سے غذائی صورت حال نمایاں طور پر بہتر ہوجائے گی۔ دو جہازوں سے گندم اتاری جاچکی ہے اور اس وقت چالیس ہزار ٹن گندم صوبہ کے مختلف علاقوں میں بھیجی جارہی ہے۔

● کراچی ۵ دسمبر۔ صدر ایوب خان کل کراچی سے بذریعہ طیارہ خیرپور ڈویژن کے آٹھ روزہ دورہ پر لاڑکانہ پہنچ گئے وہ آج لاڑکانہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کا استقبال کریں گے۔ جو صدر سے ملاقات کرنے کے لئے آج پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ اس دورہ میں صدر ایوب موہنجو دڑو جائیں گے۔

● بیروت ۵ دسمبر۔ بیروت پہنچنے والی خبروں کے مطابق اردن اور اسرائیل میں وسیع پیمانے پر جنگ ناگزیر ہے اور دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے سے ٹکرلینے کے لئے تیار کھڑی ہیں یہ صورت حال اسرائیلی فیصلہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے جس کا مقصد اردن پر بھرپور فوجی ضرب لگانا ہے کہا جاتا ہے کہ کابینہ کے اس فیصلہ کو خفیہ رکھا گیا ہے اور اس بارے میں سرکاری طور پر کچھ نہیں کہا جارہا ہے لیکن تل ابیب میں مقیم کچھ سفارتی حلقوں اور بعض غیر ملکی اخبار نویسوں نے اپنے ذرائع سے اس بات کی تصدیق کردی ہے کہ اسرائیل اردن پر دسمبر ختم ہونے سے قبل حملہ کرنے کا فیصلہ کرچکا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ میں اس صورت حال پر سخت تشویش ہے امریکہ اور برطانیہ کی تشویش کی وجہ وہ یقین دہانی ہے جو روس نے کچھ عرب ممالک کو کرائی ہے اور جس میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر اسرائیل نے کسی عرب ملک پر حملہ کیا اور اس کے نتیجہ میں صورت حال نے نازک صورت اختیار کی تو روس کسی تاخیر کے بغیر فوجی مداخلت کرے گا

● نیویارک ۵ دسمبر۔ جزائر کریبین کی جمہوریہ باربیڈوس نے اقوام متحدہ کا رکن بننے کی درخواست کی ہے۔ باربیڈوس کو ۳۰ نومبر کو آزادی ملی ہے۔

● پیٹس برگ ۵ دسمبر۔ امریکہ کے ایٹمی قوت کے کمیشن نے کل نیٹیم میں ۳۵۰ پونڈ وزنی ایٹم بم کا زیر زمین دھماکہ کیا۔ یہ دھماکہ ۲۰۰ میل تک محسوس کیا گیا۔

● تل ابیب ۵ دسمبر۔ اسرائیل نے فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف وسیع پیمانے پر جنگی تیاریاں شروع کردی ہیں اور اس سلسلہ میں امریکہ سے مدد مانگی ہے۔ اسرائیلی اخبارات نے امریکہ سے وہ برقی آلات حاصل کرنے کی اپیل کی ہے جو امریکہ جنوبی ویتنام کے حریت پسندوں کو جنگلوں میں تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں

اسرائیلی اخبارات کے مطابق یہ آلات عرب ممالک کی سرحدوں پر متعین اسرائیلی فوجوں کو مہیا کئے جائیں گے۔

● پیکنگ ۵ دسمبر۔ عوامی جمہوریہ چین نے کہا ہے کہ بھارت نے بھوٹان پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے ایک بار پھر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے چین کا ڈھنڈورہ پیٹ کر امریکی سامراجیوں اور روسی تحریف پسندوں کی پالیسی سے سمجھوتہ کی ہے۔ اور چین کے ایٹمی تجربہ کو نشانہ بنایا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲